نظرات

شروع شروع میں جب مجلس مشاورت قائم ہوئی ہے تو بعض حضرات کو یہ خیال تھا اور راقم الحروف بھی ان میں شامل تھا) کہ مقاصد ایک سہی لیکن جب ہر پارٹی اور جماعت کا فکر اور طریق کار ایک دوسرے سے مختلف ہے تو اُن میں اشتراک عمل کیوں کر ہو سکتا ہے، لیکن چوں کہ مجلس مشاورت نے عملی اور پارلیمنٹری سیاست سے اپنے آپ کو بالکل الگ رکھا اور ساتھ ہی اپنے اعضا وارکان کو یہ آزادی دی کہ پارلیمنٹری سیاست میں وہ جو نظریہ چاہیں رکھ سکتے ہیں اور اپنی تمام تر توجہ کو مسلمانوں میں تعمیری کام کا جذبہ پیدا کرنے اور مسلمانوں اور برادرانِ وطن میں جو بُعد ہے اُس کو دور کرنے پر مرکوز رکھا اور ملک میں دورہ کر کے اس مقصد کی زیادہ سے زیادہ وضاحت کی اس بنا پر اب ایک ایسی فضا قایم ہو گئی ہے کہ مسلمان سیاسی نظریات کے اختلاف کے باوجود اپنے معاملات و مسائل پر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر تعمیری نقطۂ نظر سے غور کرنے اور سوچنے لگے ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں مجلس مشاورت کی مجلس منتظمہ کا جو جلسہ دو روز تک دہلی میں ہوا۔ اور اس سے پہلے بڑودہ میں ہوا تھا اُس سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی۔ بڑودہ کا جلسہ ہم نے نہیں دیکھا۔ لیکن دہلی کے جلسہ میں یہ امید افزا منظر صاف نظر آیا کہ ایک جمعیۃ علمائے ہند کو چھوڑ کر (دعوت نامہ جس کے نام بھی گیا تھا) مسلمانوں کی سب جماعتوں کے معزز نمائندوں نے اس میں شرکت کی اور خود اعتمادی اور اشتراک عمل کے جذبہ کے ساتھ مسلمانوں کے مسائل پر تعمیری انداز فکر سے تبادلۂ خیالات کیا اور بحث و گفتگو میں حصہ لیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مجلس مشاورت کا یہ بہت

بڑا کارنامہ اور اُس کی یہ نمایاں کامیابی ہے، اور اسی سے اُس واہمہ کی تردید ہو جاتی ہے جس کا ذکر شروع میں کیا گیا مجلس کی تعمیر و تشکیل کے دو پہلو ایسے ہیں جن کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ (۱) ایک یہ کہ مجلس کے اعضاء و ارکان میں وہ حضرات شامل ہیں جو ملک کی نامور شخصیتیں ہیں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار ہیں اور ان کو مسلم سوسائٹی کا اعتماد حاصل ہے، اور (۲) دوسرا پہلو یہ ہے کہ تعلیم جدید کے مسلمان نوجوانوں کا ایک فعال و متحرک طبقہ مجلس کے ساتھ اپنی جوانی کے جوش و خروش اور عزم و آہنگ کے ساتھ شریک ہے یہ نوجوان مجلس میں اسی لئے شریک ہیں کہ انھیں مجلس کی آزادیِ فکر و رائے اور مسلمانوں کے مختلف طبقات میں اشتراکِ عمل کا جذبہ پیدا کرنے پر یقین ہے۔

مجلس مشاورت کا پہلا مرحلہ یہ تھا کہ وہ اپنی آواز ملک کے گوشہ گوشہ میں پہنچائے اور تعمیری مقاصد کے لئے ان میں اتحاد و اتفاق کا جذبہ پیدا کرے، ہماری رائے میں مجلس کا یہ پہلا مرحلہ ناکام نہیں رہا۔ اب وقت آگیا ہے کہ مجلس اپنے طے شدہ تعمیری پروگرام کو عملی شکل دینے کی طرف متوجہ ہو۔ جہاں تک اس پروگرام کا تعلق ہے اس کے تین اجزا نہایت اہم ہیں۔ (۱) تعلیم میں مسلمانوں کی پسماندگی کو دور کرنا۔ (۲) مسلمانوں کی اقتصادی اور معاشی حالت کو بہتر بنانا۔ (۳) اور ان کی اخلاقی اور سماجی اصلاح کرنا۔ دہلی کے حالیہ اجلاس میں ان موضوعات پر ٹھوس اور فکر انگیز مقالات پڑھے گئے، اور تقریریں بھی ہوئیں لیکن اب مسلمان دیکھیں گے کہ مجلس عمل کے میدان میں کیا کرتی ہے۔

پچھلے دنوں لکھنؤ میں اچانک مگر بہت شدید شیعہ سنی جو فساد ہوا اُس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ آج مسلمانوں کو اپنے ملی وجود کے بقاء و تحفظ کے جو مسائل درپیش ہیں ان کو ان مسائل کی شدت کا قطعاً کوئی احساس نہیں ہے۔ کیونکہ متنبی کا بہت مشہور مصرع ہے